مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل مین امسال بارہ ۱۲ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن مین سے نو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہین۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہو سکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ مین اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل مین بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والون کے نام مفصلہ ذیل ہین

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی

۲ عبد الغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد

۳ اقبال علی غنی احمدی۔ برادر فیض علی صاحب صابر

۴ سمیع اللہ خان احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک

۵ راجہ محمد اسحٰق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدا بخش صاحب

۶ عبد الحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار۔ امرتسر

۷ عبد العزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک

۸ قاضی عبد اللہ احمدی۔ ساکن ضلع گورداسپور

۹ عبد الغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار امرتسر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ مارچ ۱۹۰۴ء کو کہولی جاویگی

تمام طلباء کو چاہئے۔ کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاوین۔ تاکہ کسی کی پڑہائی مین حرج نہ ہو جو طلباء غیر مدارس سے یہان آنا چاہین۔ ان کو لئے ضروری ہے۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آوین۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کو معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کہولا جا چکا ہے اسواسطے انٹرسکول رولس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم کی ضروری ہے

سب انسپکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ کی طرف سے جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے وصول ہوتی تھی۔ وہ ۲۰ تاریخ تک پوری ہو چکی ہے۔ اور اس کے بعد جسقدر درخواستین مفت یا نصف قیمت کی دفتر مین آئی ہین۔ انپر سر دست عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ اب صرف عقیقہ کے دس خریداروں کی گنجائش ہے۔ جو ہم نے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی روح کو ثواب پہنچانیکی غرض سے تجویز کئے ہین۔ لہذا اس کے متعلق درخواستین آنی چاہئین

توسیع اشاعت

البدر کی توسیع اشاعت کیلئے ایک حصہ کالم کا اسوقت تک کہولا جاتا ہے جبتک کہ اسکی تعداد بفضلہ ایک ہزار سے اوپر ہو جاوے۔ ذیل مین اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہون نے نومبر ۱۹۰۳ء سے لیکر اب تک اسکی اشاعت مین سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہمارے بعض مخلصین اس امر کو ناگوار جانینگے۔ کہ جس حالت مین انہون نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃً للہ ادا کیا ہے۔ تو ان کا کیون اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن نامون کو درج کرتے ہین۔ کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہو کر دوہرا ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے۔ اور آیندہ کیلئے بھی انشاء اللہ ہر ایک آٹھ مین احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہین۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت	اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار	افریقہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر	سہاوا
جناب عبد الغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	بنون
جناب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ	
جناب مرزا عبد الکریم صاحب تاجر	مالیر کوٹلہ
جناب محمد نواب خانصاحب تاقب	”
جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب	راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بیاہو	برہما
جناب چودہری مولا بخش صاحب	سیالکوٹ

قادیان مین ہولی

گذشتہ ہفتہ مین ہولی کا تیوہار قادیان مین بڑی دہوم دہام سے منایا گیا ہے۔ کئی دن تک بازار مین سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بھی ہوتا رہا ہے۔ ہمین یہ سنکر کمال افسوس ہوا۔ کہ قادیان کے سناتن دہرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کر کے اس ناچ کا انتظام کیا ہے۔ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دہرمیون کے بر خلاف یہان ایک آریہ سماج ہے۔ جو کہ ہمیشہ چندہ وغیرہ فراہم کر کے اپنے امور کی اشاعت اور اُس کی تائید مین جلسے کرتی رہتی ہے۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسرے بڑے مقامات کی آریہ سماجوں کے جلسون مین بھی شامل ہوتے رہتے ہین۔ لیکن آج تک ان سناتن دہرمیون سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ ایک سناتن دہرم سبھا بنا کر ہفتہ وار جلسہ کرتے اور اصلی حقیقت جو کچھ اُن کے نزدیک ہے پیش کر کے آریون کو بخیال خویش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک کنجری کے ناچ سے اُن کے دہرم کی کیا تائید ہو سکتی ہے۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر ہر چہ باد اباد۔ اب بھی اُن کو کوشش کر کے ایک سناتن دہرم سبھا قادیان مین قائم کرنی چاہیئے۔ اور مشترکہ چندہ سے اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک رسالہ شائع کر کے اپنے دہرم کی خدمتگذاری کرنی چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہین کہ یہان کی بعض ذی فہم سناتن دہرم لاہور کی سناتن دہرم سبھا سے خط و کتابت کر کے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دہرم سبھا کے ممبرون کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بہیج کر یہان کی نیند تک سناتن دہرم لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرین اور ناحق ان لوگون کو آریون کا شکار نہ ہونے دیوین۔

احمدی جماعت کیخدمت مین دعا کی درخواست

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مین عرصہ ایک سال سے ایک ہی امر کی فکر مین مبتلا ہون۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرا۔ جسمین اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہین ہوئی۔ چونکہ جماعت کی دعا مین برکت ہوتی ہے۔ اسلئے ملتمس ہون کہ ایک دن کی نماز مین سب بہائی میرے لئے دعا کرین فقط

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
خاکسار قاضی یار محمد احمدی۔ بی۔ او ٹیل تعلیم ایم۔ او۔ ٹیل کلاس اوی کالج لاہور

ملفوظات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ ۱ کالم ۱)

یہ تو بیرونی حالت کا ذکر ہے اب اندرونی حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ علماء ہوتے ہین جنکے ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہون اور ان کو بتلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی مین یہی فرق ہوا کرتا ہے کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگجاوے تو وہ اُسے فوراً ترک کر دیتا ہے، اور فاسق نہین کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیان ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہین مگر ان کی غلطیون اور حماقتون کا کوئی انتہا نظر نہین آتا ہے دعوے تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہے مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایک بات کا اثر نہین ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اسکو اگر قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاوین۔ نشانات پیش کئے جاوین۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شے ہے اس سے بھی نیک وبد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہین پہونچتا۔ مثنوی مین مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھاگتے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرت ایسے کیون بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلون سے بھاگ رہا ہون اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعے سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کئی مرتبہ پھونک چکا ہون مگر ان پر اس کا بھی اثر نہین ہے اسیطرح ان لوگون مین جہالت کا یہان تک اثر ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن دانی وحدیث دانی کا دعوےٰ تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاوین تو ایسے...... انکار کرتے ہین جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی کمبخت حق سے دور رہتے ہین اور اور لوگون کو بھی دور رکھتے ہین یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن مگر یہان معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہے وہ تقویٰ جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام ونشان بھی نظر نہین آتا ایک بازار مین کھڑے ہو کر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آویگی دنیا کے لئے سرگردان ہوگی ہمارا یہ منشا ہرگز نہین ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتون سے کسیکو منع کرتے ہین ہم تو یہ چاہتے ہین کہ ان سب کامون کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچون کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آجکل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہین خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہین ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کبھی پھر اس سے محروم بھی رہتے ہین لیکن اگر واجعلنی للمتقین اماما کی نیت سے اولاد طلب کی جاوے تو خدا قادر ہے کہ زکریا کی طرح اُسے اولاد بھی دیوے۔ لوگ یہ نہین سمجھتے کہ جب ہم مرگئے تو پھر اس سے ہمین کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی معرفت رہ گئی ہے حالانکہ خدا کا حکم کہین ایسا نہین ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیا دارون کی حد تک ہی کیون نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہین کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ مین گھوڑے کو اس لئے نہاری دیتا ہے کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جیسے اورون کا حق ہے ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو مرجاویگا اور کام نہ دے سکیگا اسیطرح ہر ایک آسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا یہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر مین نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ مین داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کامون کا ثواب اُسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤگے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیوگے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشا کے مطابق نماز نہین پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیون پر ویل کا لفظ بولا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔

کل اوامر کے بجالانیکا ثواب ملتا ہے جس قدر کام ہون خدا کے حکم سے اور ان کے موافق کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہیے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیوین کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالیٰ کی پاک کتاب مین ہے کہ نہین اس لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہوا اور یہ کثرت تلاوۃ اور غور اور تدبر کرنے سے حاصل ہوتا ہے یا نیکون کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ ہمین اور آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجالانے مین آسانی) (ایڈیٹر) ورنہ باقی امور جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہین اگرچہ بظاہر ان کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے عذاب اور ویل ہین وہ۔

اب یہ زمانہ ہے کہ اس مین ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ۔ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہین اور مخلصین لہ الدین وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے ہین۔ توکل۔ تفویض وغیرہ سب کالعدم ہین۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو وہ بجلی ومیمنت ہے اب اس نے کئی سلسلے جاری کر دئے ہین ایک طرف ایک ذقیق مامور کو ارسال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ جاہل رکھنے کا نہین ہے ایک طرف آسمان نشانات سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے مواہب الرحمن مین ان کی ایک فہرست دی ہے تنبیہات کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگون کے آباؤ اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہین ہے تاہم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہین اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی مہینہ ایسا نہین گذرتا کہ بیعت کے خط نہ آتے ہون پس کچھ طاعون سے کچھ سمجھ جاوین گے اور اس طرح پر خدا کا کام ہو کر رہیگا۔

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان برادرزادہ خان بہادر دلاور خان مرحوم نے کراچی (علاقہ سندھ) کا ذکر کیا کہ وہان کے لوگ بہت غافل ہین اور ان کو ان باتون کا علم ہی نہین ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گھبراتا ہے پر حال کچھ پڑھے لکھے وہان ہین اور انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزون کی تعلیم کا [illegible] رکھتا ہی کیون نہ ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ فہم مین وسعت اور باتون کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ہین ایسے ہی آدمیون کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو ہی جاوینگے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہین ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حجاب ہے مگر تاہم سعید فطرۃ لوگ سمجھ کر ہماری طرف آ رہے ہین اب ہماری جماعت کا ایک حصہ ایسے ہی ہین جو ہے جو دور دراز رہتے ہین کیسکو یہان بیٹھے ہوئے ملا نہین پھر آخر خود ہی سمجھ جاتے ہین غرضیکہ فہم اور عقل والا پر بڑی امید ہوتی ہے نرے ڈانگر (بیل) سے انسان کیا بات کرے جیسے ان لوگون کو کچھ ملاؤن نے خراب کیا ہے کچھ جاہل فقیرون نے اور بعض لوگ لنگوٹی پوشون کے معتقد ہوتے ہین کچھ ہی کیون نہ ہو خدا کو کام رکا نہین کرتے اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

کے قابل زمین ہے کہ نہین ۔ اگر کسے بنجر پاتا ہے تو صاف کرتا اور پھوڑتا اور ڈھیلون کو توڑتا تا ہے تب باغ بناتا ہے پس وہ مالک الملک جو کہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہین اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پا گئے ہین حالانکہ ابتدا مین سخت مخالف تھے۔

ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ مین پڑتا ہے کہ صلیبی فتنہ اور کارروائیان حد درجہ تک ترقی کر چکی ہین ان کی کتابین دور دور تک پھیل گئی ہین ۔ مجموعی حالت مین ان کی جان توڑ کوششون کو دیکھا جاتا ہے تو نا امیدی ہو جاتی ہے کہ الہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحہ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہین اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیئ قدیر ۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آ پڑین اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہین ہو سکتا لیکن مین اس بات کو نہین مانتا ۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے اس قسم کی رائین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ مین مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب آنحضرت صلعم کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے ، اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہیگا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہین گے مگر باوجود اس نا امیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہو گئے الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی ملگئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے ۔ مگر مین سناتا ہون کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہین ہون گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہمین علم نہین ۔ بہرحال اس بات پر ایمان چاہیے کہ اس کے وعدے برحق ہین اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آوین پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے ۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارا خدا مین کوئی کمزوری نہین ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیے کہ اسی ایمان کو ہاتھ مین رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہین اور تفرقہ پڑ جایا کرتا ہے ۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ ۔ مکہ ۔ مدینہ ۔ حبش

کی طرف منتشر ہو گئے تھے لیکن آخر خدا تعالی نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا ۔ ابتلا اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہین کہ متی نصر اللہ کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہون مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث مین ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہوگا اب ان فتنون کا زور دیکھو تو رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۹ لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام مین ایک مرتد ہوتا تو قیامت آ جاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے ۔ پھر عملی حالت کو دیکھو لوگ کس قدر ردی ہے نام کو تو مسلمان ہین مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشون مین مبتلا ہین کیا اب بھی وقت نہین ہے ۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہین اور یہی وقت بتلاتے ہین اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن و علامات بھی اسی کو بتلا رہے ہین اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا مین یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہین وہ محروم رہتے ہین پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہین کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہین جانتے کہ مصلح تو اسی وقت آتا ہے جب لوگ بگڑ جاوین ۔ اب بگڑے ہوؤن کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ مین مسیح کو معراج مین مردون مین دیکھ آیا ہون اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہے پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونون سے وفات ثابت ہے یحیی ع تو مر چکے ہین ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسے کو دیکھا ہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے علاوہ ازین خدا فرماتا ہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نہ کرو ۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لئے اس نے نظائر پیش کیے مسیح کے حیات کے لئے بھی کوئی نظیر ہونی چاہیئے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے اگر ہم چپ بھی کرین تو خدا باز نہ آویگا اور اصل مین ہم کیا کرتے ہین وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے ۔ ہم تو صرف اسی لئے بولتے اور لکھتے ہین کہ ثواب ہو اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہیگا دیکھو نہ ہماری وعظ ہین نہ لکچرار ہین نہ انجمنین ہین

مگر [illegible] ہزارون نے صرف خواب کے ذریعہ [illegible] اور سمجھانیوالا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کر رہا ہے صدق ایسی شئے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہماری عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہین تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہین ایک نمونہ مولوی عبد اللطیف ہین کہ ہزارون مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ مین ہو سکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی مین یہ طاقت ہے یہان اپنجاب مین بھی بہت سے لوگ ہین کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دئے جاتے ہین ۔ قوم برادری اور گاؤن والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہین کہ اونہون نے سچ کو قبول کیا ہے پس اگر خدا دلون مین نہین ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہین یہان تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگون سے الگ ہو جاتے ہین بعض ایسے ہین کہ ۲ روز محنت کر کے کماتے ہین اور اس مین سے ہمین چندہ دیتے ہین تہجد پڑھتے ہین نمازون کے پابند ہین خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہین اب سوائے اس کے کہ خدا تعالی ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلون مین صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہو سکتا ہے۔

دیکھنے اور سمجھنے کے لئے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہین کہ حرف بس است اگر در خانہ کس ست سمجھدار آدمی کے لئے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خدا تعالے نے عمر کا وعدہ دیا بتلاؤ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مین اتنی برس ضرور زندہ رہون گا پھر جتنے وعدے براہین مین تھے ان مین سے اکثر تو پوری ہو گئی ہین اور کچھ ابھی باقی ہین اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر نصرت کب شامل حال ہو سکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پوری ہو کر رہتے پس وقت کو ۔ زمانہ کو ۔ ضلالت کو ۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود پتہ لگ جاتا ہے ۔ مخالفون سے ہم ناراض نہین ہین کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا مسیلمہ کی بھی مخالفت ہوئی ۔

بعض احباب کی طرف بقایا ہے ۔ انکی طرف وی پی ارسال ہو رہے ہین ۔ مہربانی فرما کر وصول فرما لیوین ۔ اگر حساب مین غلطی ہو ۔ تو بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرین ۔ واپسی سے کارخانہ کا سخت نقصان ہوتا ہے ۔ مینیجر

۲۲ فروری ۱۹۰۴؁ بوقت شب

(اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہیں کہ سید تفضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں زبان مبارک سے بیان فرمانے کی درخواست کی تھی ذیل میں وہی تقریر درج کی جاتی ہے)

مقدمات کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ ایک منجانب اللہ ابتلا تھا جو کہ پیش آ گیا سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ماموروں کی زندگی یونہی اسی طرح آسائش سے نہیں گذر تی کہ وہ دنیا میں بیکار رہیں پھر اپنے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال ور منبروں پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمیں تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی زنگ ہوتا ہے جس سے انسان کے صحیح عقائد بھی نظر نہیں آ سکتے اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ کتاب اللہ جسکا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھکر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرت صلعم تو زمین میں مدفون ہوں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور موسیٰ شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے آوے پھر خاتم الانبیاء کون ہوا حضرۃ مسیح یا آنحضرت صلعم۔ مگر پھر بھی یہ لوگ جو باز نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال سے تقویٰ تو نہیں رہا تھی عقل سلیم بھی باقی نہیں رہی۔ دنیوی عقل کے لئے تقویٰ کی ضرورت نہیں ہے مگر دین سمجھنے کے لئے ضرورۃ ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے خدا تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون یعنی اندر گھسنا تو در کنار مس کرنا بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہووے۔

احادیث میں متکلم ہے قرآن میں متکلم ہے۔ پھر بغیر نظیر کے کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ عیسائیوں نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالیٰ نے نظیر قبلاً کر ان کی بات کو رد کیا فرمایا ان مثل عیسیٰ کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو ماں بھی نہ تھی اسے خدا کیوں نہیں مان لیتے پس جب نصاریٰ کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اسے خدائی کی دلیل گردانتے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلاں فلاں اور نبی زندہ آسمان پر موجود ہیں ہر ایک پہلو سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب یہ لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہیں بھلا دیکھو تو جس حال میں کہ میں زندہ موجود ہوں کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آکر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک و شبہات پیش کرتے میں نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دینے کو میں طیار رہوں یہاں آ ویں مکان بھی دوں گا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کروں گا لیکن یہ لوگ دھر رخ نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن سے کیا ہے حالانکہ قرآن ہی نے تو ہمیں اس کوچے میں کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمیں قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہیں اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھوں کو پھوڑ لیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے خصوصیت پیدا کریں تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیوں رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں ان سے کوئی خدا نہیں بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان آسمانی آگے ہی خدا مانکر گمراہ ہو رہے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور ہاں میں ہاں ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگوں کی بدعملی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور۔ اور ایک ایک روپیہ لے کر فتوے بدل دیتے ہیں اندر دلی راستبازی بالکل نیست و نابود ہو گئی اور اب۔۔۔ حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہو گئے ہیں یہ امید تو ہے نہیں کہ یہ لوگ ان سچائیوں کو مانیں ہاں ان کی ذریت اگر مانے تو مانے

اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ کسطرح اول کرمدین نے مولوی عبد الکریم صاحب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ مہر علی شاہ نے محمد حسن متوفی کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار میں لکھکر سب و شتم کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا۔ اس طرح سے ہمارا چلتا کام بند ہو گیا تنگ آکر حکیم صاحب نے دعویٰ کیا پھر کرمدین نے جہلم میں ہم پر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق ہمیں سے اول ہی خوابات دیکھی تھیں جو کہ شائع ہو چکے ہوئے تھے اور قبل از وقت اس میں کامیابی کی خبر بھی خدا سے پا کر ہم نے شائع کر دی تھی اس میں ہمیں کامیابی ہوئی پھر کرمدین نے خود ہم پر استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہے ہیں۔ منصف حاکم کو تو خود خبر نہیں ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورۃ ہوگی۔ ہماری تائید تو ہمیشہ خدا سے ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آ دیں مگر بار بار جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ نزی نصراً من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

> ملکے کہ خون ناحق پروانہ شمع را
> چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری ۱۹۰۴؁ بوقت شب

منعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموروں کی زندگی ایک منعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردہ وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اور دنیاداروں میں اور ان میں کیا فرق رہا ہوتا پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ وشکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے۔ ماموریں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کذبوا کے یہی معنے ہیں دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک غم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو بڑے اچھے ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسی کے لئے اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ ہوتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو انا فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے عظمت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراہیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہے خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہے اگر رات ہے تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہیں ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہیں اسی لئے سمجھنا چاہیئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہیں

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان میں حال کے لوگوں یا درمیانی لوگوں نے ملا دیئے ہیں ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھکر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰ ؑ کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان و انبیاء و رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس سے آپکی بڑی توہین لازم آتی ہے حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور جب عائشہ رض سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہیں تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہیں ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہیں اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہیں جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اُسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس میں تبلاوے۔ مسیح کے بارے میں اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان میں نہیں رہا۔ صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شئے ہے۔ سچا۔ صحیح اور خدا کی مرضی کے موافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اگر وہ زندہ ہے تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت قابل قدر ہے یہ ہے کہ آپ ؐ اسے اموات میں یحییٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہیں ہوئی تھی تو دوسرے عالم میں کیسے چلے گئے۔ قیام توحید کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اسے پوری یقین سے نہیں مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہیں عیسائیت سے حصہ نہ لے یا ایکدن عیسائی ہی نہ ہو جائے۔ انسان اسیطرح مرتد ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک جزو چھوڑتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرے عقائد میں ہمیں اختلاف نہیں ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے بتلائی ہے کہ مسیح مر فوت ہو گیا ہے۔

جو لوگ اس بارہ میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں بجز اقوال کے اور کچھ نہیں ہے اگر وہ کہیں کہ قرآن کے مخالف احادیث میں نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہاں من السما نہیں لکھا کہ وہ ضرور آسمان پر ہی آوے گا دوسرے احادیث تو منکم سے بھی بھری پڑی ہیں نزول اصل میں اکرام اور اجلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اُسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے حتیٰ کہ احادیث میں تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آوینگے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آویگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی بتلا رہی ہے +

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہیں کی کہ انسان کے لئے صرف لا الہ الا اللہ منہ سے کہنا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفّیٰ پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشو و نما ہوتا ہے ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہیں چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا۔ حضرت عمر وفات کے منکر تھے اور وہ آپکے زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکر نے آکر ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل کی آیت سنائی تو حضرت عمر اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اُٹھکر ابوبکر رض کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب ہی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو زندہ نہ ہوں اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا مگر غریب سے تیکر امیر تک سب مرتے ہیں پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانوں میں شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نو نو عیسائی مسلمان ہو کر ان میں ملتے گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب میں داخل ہوتی ہے تو مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے ان کا کچھ نہ کچھ مذہب میں مل جاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانوں میں پختہ ہو گیا۔ ہاں جن لوگوں نے ہمارا زمانہ نہیں پایا نہ اس مسئلہ پر انہوں نے بحث کی وہ تلک امة قد خلت کے مصداق ہیں لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت ان پر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہیں اگر ان لوگوں کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان میں رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے +

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے پیچھے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت۔ خدا تعالیٰ تم سے وقت رعایت کریگا۔ جب تقوے طہارت اور سچی اطاعت سے اُسے خوش کروگے۔ یاد رکھو کہ اس شخص کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔

سچی اطاعت

ایک موت ہے جو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا مومن کا یہ دستور نہیں چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا ہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحد نہیں ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہوگا

نماز - دعا - اور یقین

نماز۔ ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے

وظیفہ کی طرح ٹکریں مارنی نہیں ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے معرفت بھی ایک شئے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ ہونا چاہئے اور شئے ہے اور ہے اور شئے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے اسی لئے ہے خدا را بخدا توان شناخت لا تدرکہ الابصار کے یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

صلاح تقویٰ۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ کس سے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کر دے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہاں جو شخص نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں اور پڑے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئی ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جو اس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ حق دعاؤں کا تعاہد ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کر سکے اس کی نماز ہی نہیں ہے۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الآخرة اعمیٰ آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے دین کو اسے کیسے پہنچاؤ گے خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

خبرین ہفتہ

لندن ۲۰ مارچ جنرل کروپاٹکن روسی وزیر جنگ حال سپہ سالار افواج مانچوریا ۱۲ ماہ حال کو سینٹ پیٹرزبرگ سے مانچوریا کو روانہ ہوگا پانچ روسی تار پیڈو کشتیان مصر کے بندر پورٹ سعید سے الجزائر شمالی افریقہ کے فرنچ مقبوضہ الجیریا کا دار الخلافہ کو روانہ ہوئی ہیں۔ افواہ ہے کہ انکو حکم دیا گیا ہو کہ بحیرہ روم مین جس قدر تجارتی جہاز گذرین ان کی تلاشی لین کہ کوئی جہاز جاپان کے لئے ممنوع الداخلہ اجناس و اشیاء تو نہین لے جا رہا۔

جاپان کی روسی مراسلات بنام دول مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری کے جا بجا میں شائع کیا ہے کہ روس کی روز افزون جنگی تیاریون کی وجہ سے جاپان پر فوراً جنگی کارروائی شروع کر دینا لازمی ہو گیا تھا۔ جاپان کے مراسلہ مورخہ ۶ فروری کے یہ الفاظ کہ وہ عملی کارروائی پر مجبور ہوگا صاف دلالت کرتے ہے تھے کہ ان سے اس کی مراد جنگی کارروائی کی ہے۔

شاہ جاپان کی محافظ فوج کا ایک ڈویژن اور جنرل سٹاف اعلیٰ ارکان حرب) جاپان سے جہاز و نیز سوار ہو کر کوریا کو مغربی ساحل کو گئے ہین امریکہ اور انگلستان باہم مشورہ کر رہی ہین کہ ممنوع الداخلہ اشیاء و اجناس کے متعلق متخاصمین کی کارروائی سے اپنے تجارتی جہازون اور سامان کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائین۔

جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ جب کوریا اور جاپان مین باہم اتحادی معاہدہ ہو گیا ہے تو روس کا یہ عذر فضول ہے کہ جاپان کوریا کی آزادی اور حیا دت مین خلل انداز ہوا ہے۔

مصری حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ روسی جنگی جہاز دمتری دونسکوی پانچ دن کے اندر حسب ضرورت مرمت کر سکتا ہو سویز کے بندر مین رہ کر کرے۔

پچیس جاپانی فوجی افسر آج لندن سے روانہ ہوئے انگریزی پبلک نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ان کو وداع کیا۔

وزیرستان کی طرف افغانی و انگریزی کمشنر کہ سرحد کی حد بندی کا کام اڑہائی ماہ کے عرصہ مین بخیریت و عمدگی ختم ہو گیا ہے امیر صاحب کی طرف سے سردار گل محمد خان اور انگریزی حکومت کی طرف سے مسٹر ڈانلڈ ڈپٹی کمشنر اس کام پر مامور ہوئے تھے مسٹر ممدوح کے ساتھ صرف چند سپاہی تھے وزیریون نے کسی قسم کی شرارت نہ کی اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اب ان لوگون پر سرکار انگریزی کی صولت و جبروت کا کافی سکہ بیٹھ گیا ہے

ریلوے کی محافظ فوج - ریلوے لائینون کی حفاظت کے لئے روس نے ایک خاص دستہ فوج کا قائم رکھا ہے جو فوج ریزرو سے لی گئی ہے اور سرحدی فوج کہلاتی ہے۔

جاپان کوریا مین بہت سے موقعون پر فوج جمع کر رہا ہے جہاں سے پیشقدمی کر کے دریائے یالو کے کنارہ پر اسی بنیاد پر حملہ کرنیکا ارادہ ہے۔

روس مانچوریا ریلوے کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہا ہے ہر ایک میل پر ایک مینار طیار کر کے ۳۰ روسی سوار مامور ہین۔

جاپانیون کا بیان ہے کہ مانچورین لائن کے پل لنگری پر تین جاپانی افسرون کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے اس نام کا کوئی افسر جنرل سٹاف مین نہین ہین۔

بندر نو چنگ واقع جنوبی مانچوریا کی امریکن کونسل کو روسی سوار نے چابک سے مارا اس سے کل کونسلون اور مغربی باشندون مین جوش پھیل گیا ہے روسی حکام نے اس کی معافی طلب کی ہے۔

موجودہ انگریزی وزرا کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے ۲۵ فروری کو پارلیمنٹ مین ایک معاملہ پر رائین لیگئین اگرچہ گورنمنٹ کے حق مین فیصلہ ہوا لیکن صرف ۱۴ رائین زیادہ تہین۔ (وطن)

نیو یارک کا آباد ترین حصہ راچسٹر جل رہا ہے کئی بڑے بڑے مکانات بارود سے اس لئے اڑائے جا رہے ہین کہ آگ زیادہ نہ پھیلے

مشرق اقصیٰ یعنی روس اور جاپان مین چھڑ چکنے بعد قیاس تو یہ جاتا تھا کہ بلغاریہ اور مقدونیہ کچھ عرصہ چپ رہین گے مگر واقعات ان کے برخلاف ہین بلغاریہ اور مقدونیہ پھر شورش پر آمادہ ہوئی ہین اس لئے سلطان روم نے فرامین صادر کئے ہین کہ عساکر علیہ سرحد پر جمع ہو بعض اسلامی اخبارون کی رائے ہے کہ اگر اس وقت بلقان مین جنگ چھڑ جائے تو یقین ہے کہ مثل یونان کے دو تین ہفتون یا زیادہ سے زیادہ دو ماہ مین اس کا خاتمہ ہو جاویگا یونان سے بلغاریہ کی فوجی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن تاہم وہ ٹرکی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتا دول یورپ جیسے یونان و روم کی جنگ مین الگ تھلگ رہے یا جیسے اس وقت روس جاپان کی جنگ کو مضطر اور ششدر ہو کر دیکھ رہے ہین ویسے ہی اس وقت بھی دنگ رہینگے۔

روس کو سوشیلزم اور نہیلزم کے خطرات لاحق لگ رہے ہین بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ اب روس کو جنگ مین مصروف دیکھکر اس کے اندرونی دشمنون یعنی باغی رعایا نے اس کو قلع قمع کرنیکی ٹھہرائی ہے اور روس جاپان سے بڑھکر اپنے اندرونی دشمنون سے خائف ہے جو کہ بقول رائٹر بغاوت انگیز اعلان شائع کر رہے ہین۔

جاپان کی مالی حالت ٹیمس کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ دراصل جاپان کی موجودہ اور گذشتہ مالی حالتین بہت فرق ہے اس وقت جاپان کے سنٹرل بنک مین ایک سو تیرہ ملین یعنی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ یا ۱۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ موجود ہے اور اس بنک کو ۳۵ ملین ین کے نوٹ جاری کرنیکا اختیار ہے اور ۵ ملین کی ...... کفالتین غیر ممالک مین گذشتہ سال فروخت کی گئی ہین آئندہ سال کے بجٹ مین اکتالیس ملین ین کی بچت ہے علاوہ اس کے دیگر کل بنکون مین اس قدر روپیہ موجود ہے کہ وہ اس کا مناسب استعمال نہین کر سکتے۔

جاپانی جنگ کا اثر تجارت پر - جاپان نے تجارت کی بہت ترقی کی ہے اور ہندوستان سے اس کے تجارتی تعلقات دن بدن وابستہ ہوتے جاتے ہین مگر اس جنگ کے چھڑ جانے سے اہل الرائے تجار کی رائے ہے کہ گذشتہ سالون مین روئی جاپان کو زیادہ گئی اور چین سے سوت اور تیار مال کی تجارت کم ہو گئی اب چین کے شامل جنگ نہ ہونیکی حالت مین مشینون کو فائدہ ہوگا کہ جاپان اپنی ساخت کا سوت چین نہ لیجا سکیگا اور ہندوستان کا مال وہان جاویگا دوسرے بمبئی مین روئی ارزان ہوگی کیونکہ جاپان نہ خرید یگا افیون کی تجارت مین کمی نہ ہوگی کیونکہ ایک مشہور تجربہ کار سوداگر کا قول ہے کہ جنگ ہو یا نہ ہو اہل چین افیون حاصل کرنے مین ہرگز کمی نہ کرینگے۔

بمبئی مین جاپانی لوگ اپنے وطن کی بیواؤن کے لئے فنڈ جمع کر رہے ہین یہ قومی ہمدردی ہے۔

رسید زر

۲۸ جنوری تا ۲۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی شامل نہین اور جن اصحاب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہے اس مین سنہ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور سال کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ تک ہے

منشی احمد جان صاحب منون
محمد علی صاحب بگھا لزالہ
بابو شہاب الدین صاحب لائل پور
منشی شمس الدین صاحب ارجنپرد
جناب محمد حسین صاحب پٹیالہ
منشی فوجدار صاحب امرتسر ۶ ماہ
وزیر محمد صاحب امرتسر
حیم خان صاحب بنگلور
حیات محمد صاحب گلہ مہاران
نور احمد صاحب لستی وریام بابت سال گذشتہ
فتح حسین صاحب کوئٹہ
غلام رسول صاحب دکن
الہ بخش صاحب چک اسکندر
گل محمد صاحب بلگام
میر محمد اسمعیل صاحب میڈیکل کلاس لاہور بقیہ سنہ
سلطان خان صاحب ہوارہ
سید محمد قاسم صاحب شاہ جہان پور
....
ڈاکٹر شاہ میر صاحب دکن
محمد علی خان صاحب راولپنڈی
حکیم خادم علی صاحب پسرور
بابو عبد الرحمن صاحب افریقہ معہ پسر خود عبد العزیز صاحب لاہور سال گذشتہ و حال
فیاض علی صاحب کپورتھلہ ۶ ماہ
بابو الہ بخش صاحب ٹوپی انسپکٹر نیروبی افریقہ
شیخ غلام نبی صاحب پنڈی
غلام محمد صاحب وکیل لارکانہ معہ سال گذشتہ
میاں محمد حسین صاحب کلارک لاہور
صدر الدین صاحب
عبد المجید صاحب اٹاوہ
الہ بخش صاحب سرواکئی وزیرستان
راجہ شیر محمد صاحب ... نگر معہ سال گذشتہ
مولوی جلال الدین صاحب میر کوٹ ......
جیک کمپنی کلکتہ معرفت مولا بخش صاحب لائل پور
قاضی رکن الدین صاحب
محمد جعفر خان صاحب ازمنڈلہ
حافظ فضل احمد صاحب لاہور

چونکہ گذشتہ ہفتہ مین بہت عمدہ عمدہ تقریرین ہوئی تہین اور چونکہ طویل بھی تہین اس لئے اخبار کا قلم باریک رکھا گیا ہے تاکہ باقی آئندہ نہ لکھنا پڑے۔

یورپ مین اسلام

ڈیلی ڈسپیچ نام ولایتی اخبار لکھتا ہی۔ کہ لارڈ ہیڈلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک مین آنحضرۃ صلعم کی تعلیمات کے بارہ مین عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہو گئی ہی۔ چنانچہ لو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کوئیلم) کو دس دس بارہ بارہ خطوط روز ایسے انگریزون کی طرف سے موصول ہو رہی ہین۔ جو ممکن ہی۔ کہ عنقریب مشرف باسلام ہو جاوین ان مشتاقان اسلام مین تمام پیشہ ور تاجر۔ اور شریف لوگ شامل ہین جو سب کے سب برطانی النسل ہین یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیمات اور آنحضرۃ صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت ابھی اسوقت اور بھی بڑھیگی۔ جبکہ اہل یورپ کو خدا تعالیٰ وہ نظر بصیرۃ عطا فرما دیگا۔ جس سے وہ آنحضرۃ صلعم یعنی حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیرات ان مین نفخ روح کرکے ان کو باذن اللہ طیر بنا دینگی۔ موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ مین ہو رہی ہی وہ بھی حضرۃ مسیح موعود کی آثار اور برکات مین سی ہی اور جو لوگ انگلستان مین ...... اب تک دین اسلام قبول کر چکے ہین انمین ایک صاحب ایسے بھی ہین۔ جو کسی وقت مسیحی پادری تھے آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کی گریجوایٹ (بی۔اے) ہین۔ تین مقامی واعظ۔ دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لندن کی بیرسٹر صاحب بلحاظ اپنی سابقہ عقائد مسیحی کی ان مین کئی انگلیکن ہین۔ کئی کیتھلک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) کئی پریسبٹیرین وغیرہ۔ بعض ایسی بھی ہین۔ جو پہلی دہریئے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ وہ سب دولت اسلام سی مالا مال ہو گئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بقایا دارانکو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ و اپریل مین ختم ہوتا ہی انکی خدمت مین ضرور وی پی ارسال ہو رہے ہین۔ مہربانی فرما کر وصول فرماویں۔

شکریہ

جن اصحاب نے اپنے چندے خود دفتر البدر مین ارسال کر دئے ہین کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

(مینیجر)

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۲ہ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ہے۔ قادیان مین پیشگی قیمت ۲ہ۔ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دیوین تو ۲ہ

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ بعد ادائگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کرواتے اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو سکے۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی فی نمبر ۱ر کے حساب سے دئے جاوینگے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتون کی جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہے

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور درسنہ ء کچھ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر پر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین۔

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

- فرحت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم۔ بلامن
- جیون خان۔ سوار کپور جال بھبہ ہونیار پور گرداسپور
- میان احمد صاحب
- مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب — ″ — ″
- عبدالکریم صاحب — نور گڑھی — گوجرانوالہ
- مستری کرم دین — میانیر — صدر بازار
- اہلیہ زبردست خان — لومہری — کشمیر کلرگام
- اہلیہ مہر دل خان — مردان
- محمد سیف اللہ
- محمد نصیر اللہ
- عبدالقادر کلارک ۱۱۲ انفنٹری چھاؤنی ڈلیہ کاٹھیاواڑ
- چانن شاہ صاحب — ماہل پور — ہوشیار پور
- غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چانن شاہ — زیران — ″
- عبدالغفور کنسٹیبل ۵۳ دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ ساکن سنور
- امام الدین صاحب پٹواری نہر — بھدوڑ — پٹیالہ
- میان محمد عبداللہ صاحب قریشی — شہر — ڈیرہ اسمعیل خان
- میران بخش صاحب — محلہ کشمیری — سیالکوٹ
- شیخ محمد رنگریز — محلہ کشمیری — سیالکوٹ
- میان اللہ دتا صاحب
- میران بخش صاحب
- نور محمد صاحب
- محمد شفیق صاحب — محلہ موری دروازہ (سپرد)
- فضل الہی صاحب — زیرہ محلہ کنبوان — فیروزپور
- فضل دین صاحب — محلہ بیدان — سیالکوٹ
- میان عمر الدین صاحب
- بیگم بی بی زوجہ اللہ دین — ″
- بشیر محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب گارڈ — انارکلی لاہور
- محمد بخش صاحب — بن باجوہ — سیالکوٹ
- نواب دین صاحب — ″ — ″
- سید مصطفے حسین صاحب — متعلم جگاکھب شہر جہانسی
- محمد حسن (اعظم گڑھی) طالب علم۔ ایف۔ اے کلاس پریسیڈنسی کالج راج موہن بوس لین کلکتہ
- غلام امام صاحب — صدر بازار متصل کوتوالی سیالکوٹ
- اصغر علی صاحب — کامون کے
- حبیب اللہ صاحب پراچہ — بہرہ — محلہ پراچگان